MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 14

واقعۂ معراج

تعارف واقعہ معراج: ایک بہت عظیم معجزہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے خصوصی طور پر نبی کریم ﷺ کی تسلی، حوصلہ افزائی اور آپ ﷺ کے بلند مقام میں مزید اضافے کے لیے عطا فرمایا گیا۔ ہجرتِ مدینہ سے کچھ عرصہ قبل واقعۂ معراج پیش آیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ ایک طویل سفر کرایا تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ ﷺ کو اپنی بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔ واقعۂ معراج کے دو حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ "اسراء" (زمینی سفر) اور دوسرا حصّہ "معراج" (آسمانی سفر) ہے۔

سوال 1: واقعہ "شقِ صدر" تحریر کریں۔

جواب: واقعہ شقِ صدر یعنی سینہ مبارک کا چاک کیا جانا:

شقِ صدر کا واقعہ سفرِ معراج پر روانگی سے قبل پیش آیا۔ نبی کریم ﷺ مکہ میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر اور ایک دوسری روایت کے مطابق حطیم کعبہ میں بیداری اور خواب کی درمیانی حالت میں تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو خواب سے بیدار کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو زمزم کے کنویں پر لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا۔ سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے قلب مبارک کو زمزم کے پانی سے دھو کر اسے ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ کے قلبِ اطہر کو اس کی جگہ رکھ کر درست کر دیا گیا۔

سوال 2: واقعہ اسراء کو تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

جواب: اسراء: زمینی سفر (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک):

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو بُراق کی سواری پیش فرمائی جس پر بیٹھ کر

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

آپ ﷺ نے رات کے قلیل حصّہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک کا سفر کیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کا فاصلہ 1240 کلو میٹر ہے۔ حضور ﷺ نے براق پر یہ فاصلہ طے کیا جو اتنا تیز رفتار تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔

واقعہ اسراء کی چار منزلیں: اس زمینی سفر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ سفر کے دوران چار مقامات پر کچھ دیر قیام فرمایا گیا۔ پہلا قیام مدینہ منورہ میں کیا۔ دوسرا قیام طور پہاڑ پر کیا جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کلام فرمایا تھا۔ تیسرا قیام بیت اللحم پر کیا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔ چوتھا قیام مسجد اقصیٰ میں کیا جو آپ ﷺ کے زمینی سفر کی آخری منزل تھی۔

نبی کریم ﷺ کا مسجد اقصیٰ میں قیام: مسجد اقصیٰ کرۂ ارض پر مسلمانوں کا تیسرا مقدس مقام ہے۔ اس کو احادیث اور تاریخ میں "بیت المقدس" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ مسجد اقصیٰ پہنچ کر نبی کریم ﷺ براق سے اُتر گئے اور براق کو اس کھونٹے سے باندھ دیا جس سے انبیائے کرام علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ بیت المقدس میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام جمع ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے امامت کے لیے آپ ﷺ کو سب سے آگے بڑھایا۔ پس آپ ﷺ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح آپ ﷺ نے "امام الانبیاء" کا اعزاز پایا۔ یہاں آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو پیالے پیش فرمائے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ آپ ﷺ نے دودھ والا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ﷺ نے فطرت کو پسند فرمایا۔ اگر آپ ﷺ شراب والا پیالہ پسند فرماتے تو آپ ﷺ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

سوال 3: واقعہ معراج کے وقت نبی کریم ﷺ کا ساتوں آسمانوں کی سیر کو تفصیل سے لکھیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کا آسمانی سفر: حضرت جبرائیل علیہ السلام مسجد اقصیٰ سے آپ ﷺ کو لے کر نورانی سیڑھی کے ذریعے آسمان پر چڑھے۔ آپ ﷺ نے ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔

1۔ پہلے آسمان کی سیر: جب نبی کریم ﷺ پہلے آسمان پر پہنچے تو فرشتے نے "مرحبا" کہتے ہوئے

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی جو تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتے تو خوش ہوتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رونے لگتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی دائیں طرف نیک لوگوں کی روحیں ہیں جنہیں دیکھ کر وہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اُن کے بائیں جانب بُرے لوگوں کی روحیں ہیں جنہیں دیکھ کر وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

2۔ دوسرے آسمان کی سیر: دوسرے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درمیانے قد اور سُرخ و سفید رنگ کے تھے۔ ان کے سر کے بال سیدھے اور لمبے تھے۔

3۔ تیسرے آسمان کی سیر: تیسرے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ساری دنیا کا آدھا حسن حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا ہے۔

4۔ چوتھے آسمان کی سیر: چوتھے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوئی جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بلند مقام عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔

5۔ پانچویں آسمان کی سیر: پانچویں آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔

6۔ چھٹے آسمان کی سیر: چھٹے آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد لمبا اور رنگ گندمی تھا اور ان کے بال گھنگریالے تھے۔

7۔ **ساتویں آسمان کی سیر:** ساتویں آسمان پر بھی فرشتے نے آپ ﷺ کو "مرحبا" کہتے ہوئے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اس آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی جو خود آپ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام "بیت المعمور" سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور سلام کا جواب دیا۔

سوال 4: واقعہ معراج کے وقت نبی کریم ﷺ کے پہلے آسمان پر چند مشاہدات تحریر کریں۔

جواب: پہلے آسمان پر نبی کریم ﷺ کو کرائے جانے والے چند مشاہدات:

1۔ ایک جگہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ کھیتی کاٹ رہے ہیں اور جتنی کھیتی وہ کاٹتے جاتے ہیں اتنی ہی وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" بتایا گیا کہ "یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔"

2۔ آپ ﷺ آگے بڑھے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون ہیں؟" بتایا گیا کہ "یہ وہ لوگ ہیں جو سستی کرتے تھے اور نماز نہیں پڑھتے تھے۔"

3۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ اور لوگ دیکھے جن کے کپڑوں میں آگے پیچھے پیوند لگے ہوئے تھے اور وہ جانوروں کی طرح گھاس چر رہے تھے۔ پوچھا گیا "یہ کون لوگ ہیں؟" کہا گیا "یہ وہ ہیں جو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نہیں دیتے تھے اور غریبوں کیلئے خیرات نہیں نکالتے تھے۔"

4۔ پھر ایک شخص دیکھا جو کہ لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور جب وہ نہیں اُٹھا پاتا تو اس میں کچھ اور لکڑیاں بڑھا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا "یہ کون احمق لوگ ہیں؟" بتایا گیا کہ "یہ وہ شخص ہے جس پر امانتوں اور ذمہ داریوں کا اتنا بوجھ تھا کہ اُٹھا نہ سکتا تھا مگر ان کو کم کرنے کے بجائے اور زیادہ ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے اوپر لادے چلا جاتا تھا۔"

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

5- نبی کریم ﷺ آگے بڑھے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ پتھر میں ذرا سا شگاف اور اس سے ایک موٹا سا بیل نکل آیا پھر وہ بیل اس شگاف میں جانے کی کوشش کرنے لگا مگر نہ جا سکا۔ پوچھا: "یہ کیا معاملہ ہے؟" کہا گیا "یہ اس شخص کی مثال ہے جو غیر ذمہ داری کے ساتھ ایک فتنہ انگیز بات کر جاتا ہے پھر نادم ہو کر اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے مگر نہیں کر سکتا۔"

6- پھر آپ ﷺ نے کچھ اور لوگ دیکھے جن کے ہونٹ اونٹوں کے مشابہ تھے اور وہ آگ کھا رہے تھے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ یتیموں کے مال ہڑپ کر جاتے تھے۔"

7- پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ اور لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ بے انتہا بڑے اور سانپوں سے بھرے ہوئے تھے۔ آنے جانے والے ان کو روندتے ہوئے گزرتے تھے مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے تھے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ سود خور ہیں۔"

8- پھر کچھ اور لوگ نظر آئے جن کی ایک جانب صاف ستھرا گوشت رکھا تھا اور دوسری طرف سڑا ہوا گوشت جس سے سخت بدبو آ رہی تھی۔ وہ اچھا گوشت چھوڑ کر سڑا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ پوچھا "یہ کون ہیں؟" کہا گیا "یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جنہوں نے حلال بیویوں اور شوہروں کے ہوتے ہوئے حرام (یعنی زنا) سے اپنی نفسانی خواہش پوری کی۔"

9- پھر نبی کریم ﷺ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے۔ دریافت کیا کہ "یہ کون لوگ ہیں؟" تو جواب دیا گیا کہ یہ وہ ہیں "جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور لوگوں کی عزت اُچھالتے تھے۔

10- نبی کریم ﷺ کو جنت اور جہنم کا مشاہدہ کرایا گیا۔ جنت کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا "میں نے وہاں دیکھا کہ موتیوں کے خیمے ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔" اسی طرح جہنم کے مشاہدے کے لیے آپ ﷺ کی نظر کے سامنے سے پردہ اُٹھا دیا گیا تو جہنم اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ نمودار ہو گئی۔

سوال 5: نبی کریم ﷺ کا سدرۃ المنتہیٰ کی طرف سفر تفصیل سے لکھیں۔

جواب: سدرۃ المنتہیٰ کی طرف سفر: حضرت جبرائیل علیہ السلام مسجد اقصیٰ سے حضور ﷺ کو لے کر ایک نورانی سیڑھی کے ذریعے آسمان پر چڑھے۔ آپ ﷺ نے ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔ اس کے

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

بعد آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے۔ سدرۃ کا لفظی معنی بیری کا درخت ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ سے مراد ساتویں آسمان سے اوپر ایک مقام ہے جہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تجلیات کی بارش ہوتی ہے اور اس سے آگے کسی فرشتے کی رسائی نہیں۔ اسی مقام کے قریب آپ ﷺ کو جنت اور اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کرایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری اور شرف ہم کلامی: سدرۃ المنتہیٰ پہنچ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام رُک گئے اور عرض کیا "حضور اب آگے آپ ﷺ تنہا جائیں اگر میں اس مقام سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تجلی سے میرے پر جل جائیں گے۔" چنانچہ آپ ﷺ تنہا آگے بڑھے ایک بلند ہموار سطح پر پہنچے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کا جلوہ سامنے تھا۔ اس موقع پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ ﷺ سے کلام فرمایا اور پوچھا کہ آپ ﷺ کیا لائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے عرض کیا "تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔" اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔" حضور نبی کریم ﷺ نے التجا کی کہ "سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔" معراج کے اس موقع پر آپ ﷺ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر بے شمار عنایات ہوئیں۔

سوال 6: شبِ معراج کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی اُمت پر اللہ کی عنایات تحریر کریں۔

جواب: شبِ معراج کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی اُمت پر اللہ تعالیٰ کی عنایات: شبِ معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی اُمت کو درجہ ذیل خوشخبریاں عطا فرمائیں:

1۔ پہلا تحفہ یہ تھا کہ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات عطا فرمائی گئیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عرش کے خزانے سے ہیں۔

2۔ دوسرا تحفہ یہ خوشخبری تھی کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کی اُمت میں سے شرک سے بچا رہا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرما دے گا۔

3۔ تیسرا تحفہ یہ خوشخبری تھی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے اسکے حق میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اور جب وہ اس پر عمل کرتا ہے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہے۔ مگر جب بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا جاتا اور جب وہ اس پر عمل کرتا ہے تو ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے۔

4۔ چوتھا تحفہ یہ عطا فرمایا گیا کہ آپ ﷺ کی اُمت پر ہر روز پچاس نمازیں ادا کرنا فرض کیا گیا۔

سوال 7: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پچاس نمازوں میں کمی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کو کیا فرمایا تھا؟

جواب: پچاس نمازوں میں کمی کے حوالہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ کو مشورہ:

شبِ معراج کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عنایات کو لے کر واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اُمت کے لیے کیا احکام عطا فرمائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُمت پر پچاس نمازیں فرض ہوئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا تلخ تجربہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ کی اُمت پچاس نمازوں کو ادا نہیں کر پائے گی۔ آپ ﷺ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کمی کے لیے عرض کیجیے۔ آپ ﷺ واپس پلٹے اور عرض کیا کہ "الٰہی! میری اُمت نہایت کمزور ہے" حکم ہوا کہ دس وقت کی نمازیں معاف فرمائیں۔ آپ ﷺ لوٹے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر واپس جانے کو کہا۔ آپ ﷺ چند بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے بارگاہِ الٰہی میں جا کر عرض کرتے رہے۔ یہاں تک کہ شب و روز میں صرف پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر یہی مشورہ دیا کہ اب بھی مزید کمی کی درخواست کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔" چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے نبی ﷺ! میرے حکم میں تبدیلی نہیں نمازیں پانچ ہوں گی لیکن میں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا عطا کروں گا یعنی پانچ نمازوں پر پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا۔"

سوال 8: واقعہ معراج پر کفارِ مکہ کا ردِ عمل بیان کریں۔

جواب: واقعہ معراج پر کفارِ مکہ کا ردِ عمل: خانہ کعبہ کے پاس قریش کے سرداروں کی نشست رہتی تھی۔ صبح کو آپ ﷺ نے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان فر

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

بعض لوگوں نے آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا اور آپ ﷺ کو (معاذ اللہ) جھوٹا کہا۔ انہوں نے آپ ﷺ سے بیت المقدس کے بارے میں کئی سوالات کیے۔ تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اچانک آپ ﷺ کی نظروں کے سامنے پوری عمارت ظاہر فرما دی۔ کفار سوال کرتے جاتے تھے اور آپ ﷺ اس کو دیکھ کر جواب دیتے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے قریش کے بعض آنے والے قافلوں کی بھی خبر دی، بتایا کہ فلاں وادی میں فلاں قبیلہ کا قافلہ مجھے ملا۔ آپ ﷺ نے ان قافلوں کی علامتیں بھی ان کے سامنے بیان فرمائیں اور وہ قافلے بھی آپ ﷺ کی خبر کے مطابق ہی واپس پہنچے۔ ان تمام علامتوں کو دیکھ کر اور بیت المقدس کے بارے میں آپ ﷺ کے ٹھیک ٹھیک جواب سُن کر زبانیں تو بند ہو گئیں لیکن دل جو صرف ایمان کی قوت سے مطمئن ہوتے ہیں وہ مطمئن نہ ہو سکے لہٰذا وہ لوگ جب عاجز ہوئے تو آپ ﷺ کو جادوگر (معاذ اللہ) کہہ کر مجلس برخاست کر دی۔

سوال 9: واقعہ معراج پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل بیان کریں۔

جواب: **واقعہ معراج پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل:** جب مکہ مکرمہ میں واقعہ معراج کی خبر پھیلی تو بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ اس واقعہ کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے معلوم کرتے ہیں۔ وہ ایک عقلمند آدمی ہیں وہ ایسی خلافِ عقل بات کو کیوں تسلیم کریں گے؟ ہو سکتا ہے وہ ایمان سے پھر جائیں۔ چنانچہ وہ تلاش کرتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معراج کا قصہ سُن کر فرمایا "کیا واقعی آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے لوگوں نے کہا ہاں کہی ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں تو بیت المقدس سے بھی دُور کی تصدیق کرتا ہوں۔ آپ ﷺ صبح شام جو آسمانوں کی خبریں بیان کرتے ہیں (جو بیت المقدس سے بھی دُور اور بظاہر عقل میں نہ آنے والی ہیں) ان کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔" اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کا خطاب حاصل ہوا۔

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 15

تاریخ بنی اسرائیل

سوال 1: بنی اسرائیل کا تعارف بیان کریں۔ نیز حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل کا مختصر تاریخ لکھیں۔

جواب: بنی اسرائیل کا تعارف:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل "بنی اسماعیل" کہلاتی ہے جبکہ چھوٹے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل "بنی اسرائیل" کہلاتی ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "اسرائیل" یعنی اللہ کا بندہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو بارہ بیٹے عطا فرمائے جن میں سے مشہور حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ یہ بارہ بیٹے اور ان کے خاندان "بنی اسرائیل" کہلاتے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل کی تاریخ:

1۔ بنی اسرائیل مصر میں: بنی اسرائیل عراق کے شہر کنعان میں آباد تھے۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹوں نے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا اور قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر عزیز مصر کو بیچ دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی حکومت عطا فرمائی اور انہوں نے بنی اسرائیل کو کنعان سے مصر بلا لیا۔ بنی اسرائیل مصر میں آباد ہو گئے اور نہایت خوش و خرم زندگی گزارنے لگے۔

2۔ بنی اسرائیل پر فرعون کا ظلم و ستم: حضرت یوسف علیہ السلام تقریباً اَسّی (۸۰) سال تک مصر کے بادشاہ رہے۔ ان کے انتقال کے بعد بھی بنی اسرائیل کافی عرصہ خوشحال زندگی گزارتے رہے یہاں تک کہ اہل مصر یعنی قبطیوں نے اپنا ایک بادشاہ مقرر کر لیا جس کا لقب فرعون تھا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور ان سے سخت مشقت والے کام لینے لگا۔ فرعون کو کسی نجومی نے بتایا

www.perfect24u.com